مولانا حبیب اللہ حقانی *

اسلامی سال کا دوسرا مہینہ صفر المظفر اور جاہلانہ رسومات

صفر عربی زبان کا لفظ ہے، یہ صفر سے ماخوذ ہے جس کا معنی ہے: خالی ہونا۔ چونکہ زمانہ جاہلیت میں ماہ محرم میں قتال کرنا حرام تھا اس لئے ماہ صفر میں لوگ قتل کے لئے نکل جایا کرتے تھے اور ان کے گھر خالی پڑے رہتے تھے۔ اس وجہ سے اس ماہ کا نام صفر رکھ دیا گیا۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ یہ صُفر سے ماخوذ ہے بمعنی زردی، جب لوگ اس مہینہ کا نام متعین کرنے لگے تو اتفاق سے پت جھڑ کا موسم تھا، جس میں درختوں کے پتے پیلے پڑ جاتے ہیں اس لئے اس ماہ کا نام صفر رکھ دیا۔

عام طور پر صفر کے ساتھ مظفر یا خیر کا لفظ لگایا جاتا ہے یعنی کہا جاتا ہے کہ صفر المظفر یا صفر الخیر۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مظفر کا معنی کامیابی و کامرانی والی چیز کے ہیں اور خیر کے معنی نیکی اور بھلائی کے ہیں، زمانہ جاہلیت میں چونکہ صفر کے مہینے کو منحوس سمجھا جاتا تھا اور آج بھی اس مہینہ کو بہت سے لوگ منحوس بلکہ آسمان سے بلائیں اور آفتیں نازل ہونے والا مہینہ سمجھتے ہیں اور اسی وجہ سے اس ماہ میں خوشی کی بہت سی چیزوں مثلاً شادی بیاہ وغیرہ کی تقریبات کو منحوس یا معیوب سمجھتے ہیں جب کہ اسلامی اعتبار سے اس مہینہ سے کوئی نحوست وابستہ نہیں اور اسی وجہ سے احادیث مبارکہ میں اس مہینہ کے ساتھ نحوست وابستہ ہونے کی سختی کے ساتھ تردید کی گئی ہے۔ اسی لئے صفر المظفر یا صفر الخیر کہا جاتا ہے تاکہ اس کو منحوس اور شر و آفت والا مہینہ نہ سمجھا جائے بلکہ کامیابی اور کامرانی اور خیر و بلائی کا مہینہ سمجھا جائے۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ابتدائی تیرہ دن خاص طور پر بہت زیادہ سخت اور بھاری ہوتے ہیں۔ اسی وجہ سے یہ لوگ صفر کے مہینے کی پہلی تاریخ سے تیرہ تک کی تاریخ کو خاص طور پر منحوس سمجھتے ہیں اور بعض جگہ اس مہینے کی تیرہ (۱۳) تاریخ کو چنے اُبال کر یا چوری بنا کر تقسیم کرتے ہیں تاکہ بلائیں ٹل جائیں، یہ سب باتیں بے اصل ہیں۔

اسی طرح بعض علاقوں میں مشہور ہے کہ اس مہینے میں لنگڑے لولے اور اندھے جنات آسمان سے اُترتے ہیں اور چلنے والوں کو کہتے ہیں کہ بسم اللہ پڑھ کر قدم رکھو، کہیں جنات کو تکلیف نہ ہو۔ بعض لوگ اس مہینہ میں صندوقوں، پیٹیوں، الماریوں اور در و دیوار کو ڈنڈے مارتے ہیں تاکہ جنات بھاگ جائیں۔

بعض گھرانوں میں اجتماعی قرآن خوانی کا اہتمام کیا جاتا ہے تاکہ اس مہینے کی نحوست اور بلاؤں اور آفتوں

---

* رکن القاسم اکیڈمی جامعہ ابوہریرہؓ خالق آباد نوشہرہ

سے حفاظت رہے۔ اوّل تو مروّجہ طریقے پر اجتماعی قرآنی خوانی ہی ایک رسم بن گئی ہے۔ دوسرے اس نظریے کی بنیاد پر قرآن خوانی بذاتِ خود بھی جائز نہیں کیونکہ یہ نظریہ ہی شرعاً باطل ہے۔ شریعت نے واضح کردیا کہ اس مہینہ میں نہ کوئی نحوست ہے نہ کوئی بلا اور نہ ہی جنات کا آسمانوں سے نزول ہوتا ہے۔

بعض لوگ ماہِ صفر کی آخری بدھ کو بطورِ عید مناتے ہیں اور بعض اس دن کی چھٹی کرنے کو باعثِ اجر وثواب جانتے ہیں اور بعض اس دن مٹی کے برتنوں کو توڑ دیتے ہیں اور بعض تعویذات بنوا کر مصائب اور امراض سے بچنے کی غرض پہنا کرتے ہیں۔ یہ خالص وہم پرستی ہے جس کا ترک کرنا ضروری ہے۔ ارشاداتِ نبویہ ﷺ میں ان اوہام کی تردید کی گئی ہے۔ بحیثیتِ مسلمان ہمیں آقائے نامدار سردارِ دو جہاں ﷺ کے فرامین کی اتباع کرنی چاہئے۔ بخاری شریف میں حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ : ''مرض کا لگ جانا، الّو اور صفر میں نحوست یہ باتیں بے حقیقت ہیں اور جذامی شخص سے اس طرح بچو جس طرح ببر شیر سے بچتے ہو''۔

اسی طرح حضرت جابرؓ کی روایت امام مسلمؒ نے نقل فرمائی ہے، حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ :
''میں نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ فرما رہے تھے مرض لگ جانا، صفر اور غول بیابانی سب خیالات ہیں ان کی کوئی حقیقت نہیں''۔

اسی مناسب سے ایک واقعہ مشہور ہے کہ ایک بادشاہ نے اپنے ایک غلام سے کہہ رکھا تھا کہ تو صبح سویرے مجھے اپنی صورت نہ دکھایا کر اس لئے کہ تو منحوس ہے ورنہ تیری نحوست کا اثر میرے اوپر شام تک رہے گا۔ اتفاق سے ایک دن وہ غلام صبح سویرے کسی کام سے بادشاہ کے پاس چلا گیا، تو بادشاہ نے اس کو تنبیہ کی اور حکم دیا کہ اس کو شام تک کوڑے لگائے جائیں، شام ہونے پر بادشاہ نے کہا : آئندہ صبح سویرے مجھے اپنا منہ نہ دکھانا غلام نے عرض کیا : ''بادشاہ سلامت! منحوس میں نہیں آپ ہیں کہ صبح میں نے آپ کا اور آپ نے میرا چہرہ دیکھا تھا آپ کا چہرہ دیکھنے سے مجھے یہ انعام ملا کہ شام تک کوڑے لگتے رہے اور میرا بابرکت چہرہ دیکھنے کے بعد آپ صبح سے شام تک صحیح سلامت رہے''۔

بادشاہ یہ سن کر متاثر ہوا، اور اس کو آزاد کردیا اور کہا کہ یہ نحوست کوئی چیز نہیں لوگوں کی بناوٹی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اس ماہِ صفر سے وابستہ اسلامی تاریخ نے تو ہم پرستی، نحوست، ناکامی اور بدشگونی کو مسرت وشادمانی، کامیابی وکامرانی میں تبدیل کردیا، اسی مہینہ میں مسلمان مشرکین کے پنجۂ استبداد سے نجات پاکر مدینہ منورہ ہجرت کر گئے، جو آگے چل کر اسلامی فتوحات کا پیش خیمہ ثابت ہوئی۔ اسی ماہِ صفر میں ''حضرت زینت بنت خزیمہؓ، صفیہ بنت حیؓ'' آنحضرت ﷺ کی نکاح میں داخل ہوئیں اور مسلمانوں کی مائیں بن گئیں۔ خود حضرت فاطمہؓ کا نکاح بھی اسی ماہ میں ہوا۔ یہ تمام واقعات ہمیں تو ہم پرستی، نحوست اور بدشگونی کے تاریک طلسم سے نکال کر خیر وبرکت، خوشی ومسرت، شادابی و کامرانی کے سدا بہار ماحول میں لا کھڑا کرتا ہے، اللہ تعالیٰ ہمیں شریعتِ مطہرہ کی کامل اتباع نصیب فرمائے۔ (آمین)